

## کتابِ دانیال - نمبر تہتر

تاریخی مماثلتوں کی پردہ کشائی: یربعام کا دھوکہ اور ایڈونٹسٹ تحریک کا امتحان  
ایمان

Jeff Pippenger

2024-02-06

شمالی اور جنوبی بادشاہتیں الہی غضب کے زیر اثر دو ہزار پانچ سو بیس سال تک منتشر رہیں، احبار باب پچیس اور چھبیس کے ٹوٹے ہوئے عہد کی تکمیل میں۔ پہلے اور آخری غضب کے اختتام کے درمیان کے چھیالیس برس 1844 میں روحانی جدید اسرائیل کی ایک بادشاہی میں ان دونوں بادشاہتوں کے جمع ہونے کی نمائندگی کرتے تھے۔ ان دو قوموں کے جمع ہونے کی نمائندگی ان دو لاٹھیوں سے تھی جنہیں حزقی ایل نے آپس میں جوڑا، اور ان دو لکڑیوں سے بھی جو صارفتہ کی بیوہ نے ایلپاہ کے قصے میں چنیں۔ 22 اکتوبر 1844 کو شمالی اور جنوبی بادشاہتوں کی نبوتی تاریخ اختتام پذیر ہوئی اور یوں ان دونوں بادشاہتوں کے آغاز کی تاریخ دہرائی گئی۔

یربعام نے شمالی مملکت میں عبادت کا ایک جعلی نظام قائم کیا تاکہ اپنی رعایا کو یہوداہ کا سفر کرنے اور یروشلم کے مقدس میں خدا کی عبادت کرنے سے روکے۔

اور یربعام نے اپنے دل میں کہا، اب سلطنت داؤد کے گھرانے کو واپس مل جائے گی۔ اگر یہ لوگ یروشلم میں خداوند کے گھر میں قربانی چڑھانے کو جائیں، تو اس قوم کا دل پھر اپنے آقا، یعنی یہوداہ کے بادشاہ رجبام کی طرف مائل ہو جائے گا، اور وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے اور پھر یہوداہ کے بادشاہ رجبام کے پاس لوٹ جائیں گے۔ تب بادشاہ نے مشورہ کیا، اور سونے کے دو بچھڑے بنوائے، اور ان سے کہا، تمہارے لیے یروشلم جانا بہت ہے؛ اے اسرائیل، دیکھ، یہ ہیں تیرے معبود، جو تجھے مصر کی سرزمین سے نکال لائے۔ اور اس نے ایک کو بیت ایل میں رکھا، اور دوسرے کو دان میں نصب کیا۔ اور یہ بات گناہ کا باعث ہوئی، کیونکہ لوگ ایک کے حضور سجدہ کرنے کے لیے دان تک جاتے تھے۔ اور اس نے اونچی جگہوں کے گھر بنائے، اور عام لوگوں میں سے کاہن مقرر کیے، جو بنی لاوی میں سے نہ تھے۔ اور یربعام نے اٹھویں مہینے میں، مہینے کی پندرھویں تاریخ کو، اس عید کی مانند جو یہوداہ میں ہوتی تھی، ایک عید مقرر کی، اور مذبح پر قربانی چڑھائی۔ اس نے بیت ایل میں بھی ایسا ہی کیا، ان بچھڑوں کے لیے قربانی گزران کر جو اس نے بنائے تھے؛ اور اس نے بیت ایل میں ان اونچی جگہوں کے کاہنوں کو مقرر کیا جو اس نے بنائے تھے۔ سو اس نے اٹھویں مہینے کی پندرھویں تاریخ کو، یعنی اسی مہینے میں جو اس نے اپنے دل سے ٹھہرایا تھا، اس مذبح پر جو اس نے بیت ایل میں بنایا تھا، قربانی چڑھائی؛ اور بنی اسرائیل کے لیے ایک عید مقرر کی؛ اور مذبح پر قربانی چڑھائی، اور بخور جلایا۔ 1 سلاطین 12:26-33۔

اس کے نظام عبادت کی نوعیت کیتھولک مذہب (بت پرستی) جیسی تھی، کیونکہ ہارون کی بغاوت کی طرح اس نے حیوان کے لیے بھی اور حیوان ہی کی ایک شبیہ قائم کی۔ دو بچھڑوں کے بت سونے کے بنائے گئے، جو بابل کی علامت تھے۔ ان بتوں کو مصر کے دیوتاؤں کے نام منسوب کیا گیا تھا، جن کی شناخت ویسے ہی کی گئی جیسے ہارون نے بھی کی تھی؛ یعنی "وہ دیوتا جنہوں نے انہیں مصر کی سرزمین سے نکالا تھا۔" اس نے دو شہروں میں دو قربان گاہیں بنائیں، جو باہم مل کر کلیسیا (بیت ایل) اور ریاست (دان) کے امتزاج کی نمائندگی کرتی ہیں۔ وہ قربان گاہیں حقیقی قربان گاہ کی جعلی نقلیں تھیں، اور حقیقی قربان گاہ مسیح ہے؛ اسی طرح کیتھولک مذہب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مسیح کا زمینی نمائندہ ہے۔ اس نے ایک بگڑی ہوئی کہانت قائم کی، جیسے کہ کیتھولک مذہب کے کاہن ہیں۔ اس نے اپنی عبادت کے لیے ایسا دن منتخب کیا جو خدا کی کسی بھی حقیقی عید کے دنوں سے خاص طور پر

مختلف تھا، اور یوں عبادت کے حقیقی اور جھوٹے دن کے بارے میں تنازعے کی نمائندگی کرتا تھا۔ اس کے باطل عبادت کے نظام کے افتتاح کے موقع پر، خدا نے اس کے جعلی عبادت کے نظام کو ملامت کرنے کے لیے یہوداہ سے ایک نبی بھیجا۔

اور دیکھو، خداوند کے کلام کے مطابق ایک مردِ خدا یہوداہ سے بیت ایل کو آیا؛ اور یربعام بخور جلائے کے لیے مذبح کے پاس کھڑا تھا۔ اور اُس نے خداوند کے کلام سے مذبح کے خلاف پکار کر کہا، اے مذبح، اے مذبح، خداوند یوں فرماتا ہے: دیکھ، داؤد کے گھرانے میں ایک بیٹا پیدا ہوگا جس کا نام یوسیاہ ہوگا؛ اور وہ تجھی پر اُن اونچے مقاموں کے کاہنوں کو قربان کرے گا جو تجھ پر بخور جلاتے ہیں، اور آدمیوں کی ہڈیاں تجھ پر جلائی جائیں گی۔ اور اسی دن اُس نے ایک نشان دیا اور کہا، یہ وہ نشان ہے جس کی بابت خداوند نے فرمایا ہے: دیکھ، یہ مذبح پھٹ جائے گا اور جو راکھ اس پر ہے وہ باہر انڈیلی جائے گی۔ اول سلاطین 1:13-3۔

یہوداہ سے ایک نبی نے ایک ایسی پیشگوئی سنائی جس کے تین پہلو تھے اور جس میں بادشاہ یوشیاہ کی آئندہ پیدائش کی نشاندہی کی گئی تھی۔ اس نے پیشین گوئی کی کہ یوشیاہ اس جعلی مذبح پر خدمت انجام دینے والے بدکار کاہنوں کو قتل کرے گا اور اسی مذبح پر آدمیوں کی ہڈیاں جلائے گا۔ اس نے یربعام کو ایک نشان بھی دیا کہ یربعام کا مذبح پھٹ جائے گا اور اس کی راکھ باہر نکل پڑے گی۔ یہ سب باتیں خداوند کے کلام کے مطابق پوری ہوئیں، مگر جب یربعام نے نبی کا اعلان سنا تو وہ غضبناک ہوا اور نبی سے نمٹنے کی کوشش کی، لیکن خدا کارفرما تھا۔

اور ایسا ہوا کہ جب یربعام بادشاہ نے خدا کے آدمی کی وہ بات سنی جس نے بیت ایل کے مذبح کے خلاف پکارا تھا، تو اُس نے مذبح پر سے اپنا ہاتھ بڑھا کر کہا، اسے پکڑ لو۔ اور اُس کا ہاتھ جو اُس نے اُس کے خلاف بڑھایا تھا خشک ہو گیا، یہاں تک کہ وہ اسے پھر اپنی طرف کھینچ نہ سکا۔ اور مذبح بھی پھٹ گیا اور راکھ مذبح پر سے بہ نکلی، اُس نشان کے موافق جو خدا کے آدمی نے خداوند کے کلام سے دیا تھا۔ 1 سلاطین 13:4، 5۔

نشان فوراً پورا ہوا، اور یربعام کا ہاتھ مفلوج ہو گیا۔

تب بادشاہ نے جواب دے کر مردِ خدا سے کہا، اب تو اپنے خداوند خدا سے منت کر اور میرے لیے دعا کر کہ میرا ہاتھ پھر بحال ہو جائے۔ اور مردِ خدا نے خداوند سے منت کی اور بادشاہ کا ہاتھ پھر بحال ہو کر پہلے جیسا ہو گیا۔ تب بادشاہ نے مردِ خدا سے کہا، میرے ساتھ گھر چل اور تازہ دم ہو، اور میں تجھے انعام دوں گا۔ لیکن مردِ خدا نے بادشاہ سے کہا، اگر تو مجھے اپنے گھر کا نصف بھی دے، تو بھی میں تیرے ساتھ اندر نہ جاؤں گا، نہ اس جگہ روٹی کھاؤں گا، نہ پانی پیوں گا؛ کیونکہ مجھے خداوند کے کلام سے یہ حکم ملا ہے کہ: روٹی نہ کھانا، پانی نہ پینا، اور جس راستے سے تو آیا ہے اسی سے واپس نہ لوٹنا۔ چنانچہ وہ دوسری راہ سے چلا گیا اور جس راہ سے وہ بیت ایل آیا تھا اس راہ سے واپس نہ گیا۔ اول سلاطین 6:13-10۔

یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کی ابتدا کے ذریعے واضح کرتا ہے، اور قدیم حقیقی اسرائیل کی شمالی اور جنوبی بادشاہیوں کی ابتدا اُس تاریخ میں آ کر ختم ہوتی ہے جہاں دو لاٹھیاں ملا کر ایک لاٹھی بنا دی جاتی ہیں، جو روحانی جدید اسرائیل کی قوم کی نمائندگی کرتی ہے۔

اس تاریخ میں، جب دو لاٹھیاں جوڑی گئیں، 1798 میں وقتِ اختتام پر تین مرحلوں پر مشتمل ایک امتحانی عمل کا آغاز کیا گیا۔ دونوں لاٹھیاں (بادشاہتیں) نصف شب کی پکار میں روح القدس کے انڈیلے جانے سے قبل ہی جمع کی جا رہی تھیں۔ 1844 کی بہار میں پہلی مایوسی کے موقع پر پروٹسٹنٹ اس امتحانی عمل میں ناکام ہو گئے اور کیتھولکیت کی بیٹیاں کھلائے، یوں انہوں نے عبادت کے ایک جعلی نظام کے افتتاح کی تکرار کی، جیسا کہ یربعام نے مثال قائم کی تھی۔

پروٹسٹنٹ اصلاح مذہب وہ کام تھا جو خدا نے اس لیے انجام دیا کہ بیابان میں موجود کلیسیا کو رومی کلیسیا کی خرافات، روایات اور رسومات سے باہر نکالے۔ مارٹن لوتھر کے زمانے سے زیادہ سے زیادہ سچائیاں منکشف ہوتی گئیں، جو صور کی بدکارہ کی نشان دہی محض ایک بت پرستانہ نظام عبادت کے طور پر کرتی تھیں جو مسیحیت کے جھوٹے اقرار کے پردے میں لپٹا ہوا تھا۔ خداوند کا مقصد یہ تھا کہ اپنے اسیر لوگوں کو تاریکی سے نکالے، جیسے اس نے اُس وقت کیا تھا جب اس کے لوگ مصر میں غلام تھے۔ اس نے انہیں مصر کی غلامی سے اس لیے رہائی دی کہ انہیں اپنی شریعت دے۔ 1798 میں مہر کھلنے والی معرفت کی بڑھتی ہوئی روشنی کی پیروی سے پروٹسٹنٹوں کے انکار نے انہیں 1844 میں شریعت اور مقدس میں مسیح کے حقیقی کام کو پہچاننے سے روک دیا۔

عدالت کی گھڑی کے پیغام کو ان کا رد کرنا اس بات کی علامت تھا کہ وہ رومی کلیسا کی بیٹیاں بن گئی تھیں، اور پھر انہوں نے عبادت کا ایک جھوٹا نظام قائم کیا جسے کتاب مقدس میں جھوٹا نبی (مرتد پروٹسٹنٹ) قرار دیا گیا ہے۔ 22 اکتوبر، 1844ء کو ایمان کے وسیلے مقدس میں داخل ہونے والے وفادار ملرائٹس نے تیسرے فرشتے کی روشنی حاصل کی اور اُس جھوٹے عبادتی نظام پر ملامت کی جو اپنے آپ کو پروٹسٹنٹ ظاہر کرتا ہے مگر بت پرستی کی بنیادی روایت سے چمٹا ہوا ہے، یعنی سورج کی پرستش۔ یہوداہ کا نبی ملرائٹ ایڈونٹ ازم کی علامت تھا، جس نے 22 اکتوبر، 1844ء کو آنے والے تیسرے فرشتے کے پیغام کو پہچانا اور پیش کیا۔

جب یربعام کی اس درخواست کا سامنا ہوا کہ نبی اس کے گھر آئیں اور تازہ دم ہو جائیں، تو نبی نے وہ خاص ہدایات بیان کیں جو اسے خداوند کی طرف سے دی گئی تھیں۔ وہی حکم ملرائٹ ایڈونٹزم کو بھی دیا گیا تھا۔ حکم یہ تھا کہ جس راستے سے آئے تھے اسی راستے سے واپس نہ جائیں، اور ملرائٹ ایڈونٹزم پروٹسٹنٹ مسالک سے نکل آیا تھا۔ وہ بہار 1844ء میں پہلی مایوسی کے وقت پروٹسٹنٹوں سے جدا کر دیے گئے تھے، اور یرمیاہ اس بات کی مثال فراہم کرتا ہے کہ عین وہی ہدایات یہوداہ کے نبی کو دی گئی تھیں۔

تیرا کلام مجھے ملا اور میں نے اسے کہا لیا؛ اور تیرا کلام میرے لیے میرے دل کی خوشی اور شادمانی ٹھہرا، کیونکہ اے خداوند رب الافواج، میں تیرے نام سے پکارا گیا ہوں۔ میں ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہ بیٹھا نہ ہی خوش ہوا؛ میں تیرے ہاتھ کے سبب اکیلا بیٹھا رہا، کیونکہ تو نے مجھے غضب سے بھر دیا ہے۔ میرا درد کیوں دائمی ہے اور میرا زخم کیوں لاعلاج ہے جو شفا پانے سے انکار کرتا ہے؟ کیا تو بالکل میرے لیے جھوٹا ثابت ہوگا، اور ایسے پانیوں کی مانند جو سوکھ جاتے ہیں؟ اس لیے خداوند یوں فرماتا ہے: اگر تو لوٹے تو میں تجھے پھر لے آؤں گا، اور تو میرے حضور کھڑا ہوگا؛ اور اگر تو قیمتی کو کمینے سے جدا کرے تو تو میرے منہ کی مانند ہوگا؛ وہ تیرے پاس لوٹیں، پر تو ان کے پاس نہ لوٹنا۔ اور میں تجھے اس قوم کے لیے ایک مضبوط پیتل کی فصیل بنا دوں گا؛ وہ تیرے خلاف لڑیں گے، لیکن تجھ پر غالب نہ آئیں گے، کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں کہ تجھے بچاؤں اور تجھے چھڑاؤں، خداوند فرماتا ہے۔ اور میں تجھے شریروں کے ہاتھ سے چھڑا لوں گا، اور میں تجھے ظالموں کے ہاتھ سے فدیہ دے کر چھڑاؤں گا۔ یرمیاہ 15:16-21۔

دوسری وائے کی زمانی نبوت کی تکمیل پر، 11 اگست 1840 کو، مکاشفہ دس کا زبردست فرشتہ اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کھلی کتاب لیے اتر آیا، اور یوحنا سے کہا گیا کہ جا کر کتاب لے اور اسے کھا لے۔ یرمیاہ ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جنہوں نے تاریخ کے اُس مرحلے پر وہ چھوٹی کتاب کھائی، اور وہ الفاظ شہد کی مانند میٹھے تھے، کیونکہ وہ اس کے 'دل' کی 'خوشی اور شادمانی' تھے۔ لیکن خدا کے 'ہاتھ' کی وجہ سے، یرمیاہ 'بہرا ہوا' 'غضب سے' تھا، وہ 'زخمی' تھا اور 'دائمی درد' میں تھا۔ خدا کے 'ہاتھ' کے باعث یرمیاہ نے اشارہ کیا کہ خدا یرمیاہ کے لیے 'جھوٹا' رہا ہے، اور 'ناکام پانیوں' کی مانند رہا ہے۔ خداوند نے 1843 کے چارٹ کے بعض اعداد میں موجود ایک غلطی پر اپنا 'ہاتھ' رکھا ہوا تھا۔

یرمیاہ میلراثٹس کی پہلی مایوسی کی نمائندگی کرتا ہے، جب حقوق کی رویا میں تاخیر ہوئی۔ یرمیاہ کی نمائندگی کرنے والوں کو یہ محسوس ہوا کہ وہ پیغام، جسے "بارش" سے تعبیر کیا گیا ہے، ناکام ہو گیا ہے۔ مگر حقوق نے کہا تھا: "رویا ابھی بھی مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن انجام پر وہ بولے گی اور جھوٹ نہ بولے گی؛ اگرچہ وہ دیر کرے، اس کا انتظار کرو، کیونکہ وہ ضرور آئے گی، وہ دیر نہ کرے گی۔" یرمیاہ نے سمجھا کہ خدا نے جھوٹ بولا، اور یہ کہ پیغام (بارش) ناکام ہو گیا ہے، لیکن وہ صرف موخر ہوا تھا۔

پھر خدا نے یرمیاہ کو ہدایت کی کہ: "اگر تو واپس آجائے، تو میں تجھے پھر لے آؤں گا، اور تو میرے حضور کھڑا ہوگا؛ اور اگر تو کثیف میں سے قیمتی کو جدا کرے، تو تو میرے منہ کی مانند ہوگا؛ وہ تیری طرف لوٹیں، لیکن تو ان کی طرف نہ لوٹنا۔" مایوسی کے بعد، یرمیاہ خدا کے ان لوگوں کی نمائندگی کر رہا تھا جنہیں خداوند کی خدمت میں واپس آنا اور وہ حوصلہ شکنی جھٹک دینا ضروری تھا جو اُس وقت پیدا ہوئی تھی جب یوں محسوس ہوا کہ پیغام ناکام ہو گیا تھا۔ اگر یرمیاہ مقررہ شرائط پوری کرتا، تو خدا اسے اپنا ترجمان بننے دیتا۔

ہماری موجودہ تحقیق کے لیے اس سے بھی زیادہ اہم بات وہ ہے جو خدا نے یرمیاہ سے ان "ٹھٹھا اڑانے والوں کی جماعت" کے بارے میں کہی تھی جو اس کی مایوسی پر "خوشیاں منا" رہے تھے۔ خدا نے یرمیاہ سے کہا کہ ٹھٹھا اڑانے والے تمہاری طرف لوٹ آئیں، مگر تم برگز ان کی طرف نہ لوٹنا۔ یرمیاہ ان لوگوں کی نمائندگی کرتا تھا جو ان پروٹسٹنٹ کے خلاف کھڑے تھے جنہوں نے ابھی ابھی کیتھولکیت کی آغوش میں واپس جانے کا انتخاب کیا تھا اور یوں بابل کی بیٹیاں بن گئے، یعنی بعل اور عشتورت کے جھوٹے نبی۔ یرمیاہ اس یہوداہی نبی کی نمائندگی بھی کرتا تھا جس نے نبوت کے سلسلے کے اسی موڑ پر، شمالی مملکت کے آغاز میں، یربعام کے جھوٹے نظام عبادت کو ملامت کی تھی، اور یوں یہ اس بات کی تمثیل بن گیا کہ شمالی مملکت کی تاریخ کے اختتام پر کیتھولکیت کی شبیہ پر مبنی ایک جھوٹا نظام عبادت داخل کیا گیا۔ جب یربعام نے اتحاد کی پیشکش کی، تو نبی نے اسے بتایا کہ وہ خود نہ کھاے گا، نہ پیے گا، اور نہ ہی اسی راستے سے لوٹے گا جس سے آیا تھا۔

اور بادشاہ نے مرد خدا سے کہا، میرے ساتھ گھر چل اور تازہ دم ہو، اور میں تجھے انعام دوں گا۔ لیکن مرد خدا نے بادشاہ سے کہا، اگر تو مجھے اپنے گھر کا نصف بھی دے تو میں تیرے ساتھ اندر نہ جاؤں گا، نہ میں اس جگہ روٹی کھاؤں گا اور نہ پانی پیوں گا۔ کیونکہ خداوند کے کلام کی رو سے مجھ پر یہ حکم پوا ہے کہ روٹی نہ کھانا، پانی نہ پینا، اور جس راستے سے تو آیا ہے اسی راستے سے واپس نہ لوٹنا۔ اول سلاطین 9-13:7

یہوداہ کے نبی کا بیان ایلپاہ کی کہانی میں بعل اور عشتاروت کے جھوٹے نبیوں کے کام سے مطابقت رکھتا ہے۔ یقیناً، ملراثٹس کی تاریخ بھی ایلپاہ کی ہی تاریخ ہے، کیونکہ ملر ایلپاہ تھا۔ ایلپاہ کے واقعہ میں بعل اور عشتاروت کے نبیوں نے فریب کا رقص کیا، جو اس وقت حماقت ثابت ہوا جب خدا کی طرف سے آگ نازل ہوئی اور ایلپاہ کی قربانی کو بہسم کر دیا؛ یوں یہ ملراثٹس تاریخ کی نصف شب کی پکار میں روح القدس کے انڈیلے کی تمثیل تھی۔ اس تاریخ کی وہ مقابلہ آرائی دوسرے ایلپاہ، یعنی یوحنا پیتسمہ دینے والا، کی مقابلہ آرائی کی نمائندگی کرتی تھی، جب پیروڈیاس کی بیٹی (سالومے) نے فریب کا رقص کیا۔ پیروڈیاس کی تمثیل ایزابل تھی، اور ایزابل کیتھولک کلیسیا کی علامت ہے۔

1844 میں پروٹسٹنٹ کلیسائیں سالومہ بن گئیں، جو پیروڈیاس (ایزبل) کی بیٹی تھی۔ فریب کے رقص میں پیروڈیس نے اپنی بادشاہی کا آدھا حصہ دینے کا وعدہ کیا تھا، اور اس نے یہ اپنے یوم پیدائش پر کیا، یوں آخری ایام کی نمائندگی ہوتی ہے جب دس بادشاہ — جن کی مثال اخاب (دس شمالی مملکتوں کا بادشاہ) سے دی گئی ہے — اپنی بادشاہی پاپائیت (ایزبل) کو دینے پر متفق ہو جاتے ہیں۔ "اپنی بادشاہی کا آدھا حصہ دینا" اتحاد کی علامت ہے، اور یہوداہ کا نبی یربعام کو صاف طور پر بتا رہا تھا کہ وہ

مرتد بادشاہ کے ساتھ کبھی اتحاد نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کے جعلی عبادتی نظام کی تائید کرے گا۔

یہی بات خداوند نے یرمیاہ سے بھی کہی، جب اُس نے فرمایا کہ "ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس" (مرتد پروٹسٹنٹ ازم) یرمیاہ کی طرف لوٹ سکتی ہے، مگر یرمیاہ کو برگز ان کی طرف واپس نہیں جانا چاہیے، اور نہ وہ اس راستے سے واپس جائے جس سے وہ آیا تھا۔ لیکن یہوداہ کے نبی نے بالکل وہی کیا، کیونکہ وہ ایک جھوٹے اور کذاب نبی کے فریب میں آ گیا، اس سے پہلے کہ وہ یہوداہ واپس لوٹتا—اس سے پہلے کہ وہ وہ کام پورا کرتا جو اسے سونپا گیا تھا۔

اب بیت ایل میں ایک بوڑھا نبی رہتا تھا؛ اور اس کے بیٹے آئے اور اسے وہ سب کام بتائے جو اس دن خدا کے آدمی نے بیت ایل میں کیے تھے؛ یعنی وہ باتیں بھی جو اس نے بادشاہ سے کہی تھیں، انہوں نے اپنے باپ کو سنائیں۔ اور ان کے باپ نے ان سے کہا، وہ کس راستے گیا؟ کیونکہ اس کے بیٹوں نے دیکھا تھا کہ خدا کا آدمی، جو یہوداہ سے آیا تھا، کس راستے گیا۔ اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا، میرے لیے گدھے پر کجاوہ کس دو۔ پس انہوں نے اس کے لیے گدھے پر کجاوہ کس دیا، اور وہ اس پر سوار ہوا، اور خدا کے آدمی کے پیچھے روانہ ہوا، اور اسے ایک بلوط کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوا پایا؛ اور اس نے اس سے کہا، کیا تو وہی خدا کا آدمی ہے جو یہوداہ سے آیا تھا؟ اس نے کہا، ہاں، میں ہوں۔ تب اس نے اس سے کہا، میرے ساتھ گھر چل اور روٹی کھا۔ اس نے کہا، میں تیرے ساتھ نہ لوٹ سکتا ہوں، نہ تیرے ساتھ اندر جا سکتا ہوں؛ نہ میں اس جگہ تیرے ساتھ روٹی کھاؤں گا اور نہ پانی پیوں گا۔ کیونکہ مجھے خداوند کے کلام سے کہا گیا تھا کہ وہاں نہ روٹی کھانا نہ پانی پینا، اور اس راستے سے بھی واپس نہ جانا جس سے تو آیا تھا۔ وہ اس سے بولا، میں بھی تیرے مانند ایک نبی ہوں؛ اور ایک فرشتہ نے خداوند کے کلام سے مجھ سے کہا ہے کہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر واپس لے آ تاکہ وہ روٹی کھائے اور پانی پیے۔ لیکن وہ اس سے جھوٹ بولا۔ پس وہ اس کے ساتھ واپس گیا، اور اس کے گھر میں روٹی کھائی اور پانی پیا۔ اور ایسا ہوا کہ جب وہ میز پر بیٹھے تھے تو خداوند کا کلام اس نبی پر نازل ہوا جس نے اسے واپس لایا تھا۔ تب اس نے یہوداہ سے آئے ہوئے خدا کے آدمی کی طرف پکار کر کہا، خداوند یوں فرماتا ہے: چونکہ تو نے خداوند کے منہ کی نافرمانی کی ہے اور وہ حکم نہ مانا جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دیا تھا، بلکہ واپس آ کر اس جگہ روٹی کھائی اور پانی پیا جس کے بارے میں خداوند نے تجھ سے کہا تھا کہ روٹی نہ کھانا اور پانی نہ پینا؛ اس لیے تیری لاش تیرے باپ دادا کی قبر تک نہ پہنچے گی۔

اور ایسا ہوا کہ روٹی کھانے اور پانی پینے کے بعد اس نے اس کے لیے گدھا کُسا، یعنی اُس نبی کے لیے جیسے وہ واپس لایا تھا۔ اور جب وہ چلا تو راہ میں ایک شیر اس سے ملا اور اسے مار ڈالا؛ اور اس کی لاش راستے میں پڑی رہی اور گدھا اس کے پاس کھڑا تھا، اور شیر بھی لاش کے پاس کھڑا تھا۔ اور دیکھو، لوگ وہاں سے گزرے اور انہوں نے لاش کو راستے میں پڑا ہوا اور شیر کو لاش کے پاس کھڑا دیکھا؛ اور وہ جا کر اس شہر میں خیر لائے جہاں بوڑھا نبی رہتا تھا۔ اور جب اُس نبی نے جو اسے راستے سے واپس لایا تھا، یہ سنا تو کہا، یہ خدا کا آدمی ہے جس نے خداوند کے کلام کی نافرمانی کی؛ اس لیے خداوند نے اسے شیر کے حوالے کیا جس نے اسے چیر ڈالا اور مار ڈالا، خداوند کے اُس کلام کے مطابق جو اُس نے اس سے کہا تھا۔ اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا، میرے لیے گدھا کُسو۔ اور انہوں نے گدھا کُسا دیا۔ پھر وہ گیا اور اس کی لاش کو راستے میں پڑا ہوا پایا، اور گدھے اور شیر کو لاش کے پاس کھڑا دیکھا؛ شیر نے لاش نہ کھائی تھی اور نہ گدھے کو پھاڑا تھا۔ تب نبی نے خدا کے آدمی کی لاش اٹھائی اور اسے گدھے پر رکھ کر واپس لایا؛ اور بوڑھا نبی شہر میں آیا تاکہ اس پر ماتم کرے اور اسے دفن کرے۔ اور اس نے اس کی لاش اپنی ہی قبر میں رکھ دی؛ اور وہ اس پر ماتم کرتے ہوئے کہنے لگے، افسوس، اے میرے بھائی! اور ایسا ہوا کہ جب اس نے اسے دفن کر دیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا، جب میں مر جاؤں تو مجھے اسی قبر میں دفن کرنا جس میں خدا کا آدمی دفن ہے؛ میری ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے پاس رکھنا۔ کیونکہ جو بات اس نے خداوند کے کلام کے موافق بیت ایل کے مذبح کے خلاف اور سامرہ کے شہروں میں جتنے اونچے مقاموں کے گھروں کے خلاف پکاری، وہ ضرور

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

جب خدا کی قدرت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ حق کیا ہے، تو وہ حق ہمیشہ کے لیے حق کی حیثیت سے قائم رہتا ہے۔ بعد کے وہ مفروضے جو خدا کی بخشی ہوئی روشنی کے منافی ہوں، برگز قابل قبول نہیں۔ لوگ کتاب مقدس کی ایسی تشریحات لے کر اٹھیں گے جو ان کے نزدیک حق ہوں گی، مگر وہ حق نہ ہوں گی۔ اس زمانے کے لیے جو حق ہے، خدا نے اسے ہمارے ایمان کی بنیاد کے طور پر ہمیں عطا کیا ہے۔ اسی نے ہمیں سکھایا ہے کہ حق کیا ہے۔ کوئی ایک اٹھ گا، پھر ایک اور بھی، نئی روشنی لے کر، جو اس روشنی سے ٹکراتی ہوگی جو خدا نے اپنی روح القدس کی نمایاں گواہی کے ساتھ دی ہے۔ چند ایک ابھی بھی زندہ ہیں جو اس حق کے قیام کے عمل میں حاصل ہونے والے تجربے سے گزرے تھے۔ خدا نے اپنے فضل سے ان کی زندگیاں محفوظ رکھیں تاکہ وہ اپنی عمر کے اختتام تک بار بار اس تجربے کو دہراتے رہیں جس سے وہ گزرے، جیسے رسول یوحنا نے بھی اپنی زندگی کے بالکل آخری وقت تک کیا۔ اور جو علمبردار موت میں گر چکے ہیں، وہ اپنی تحریروں کی دوبارہ اشاعت کے ذریعے بولیں گے۔ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ اسی طرح ان کی آوازیں سنی جائیں۔ وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اس زمانے کے لیے کیا چیز حق ہے۔

ہمیں ان لوگوں کی باتیں قبول نہیں کرنی چاہیں جو ایسے پیغام کے ساتھ آتے ہیں جو ہمارے ایمان کے مخصوص نکات سے متصادم ہو۔ وہ کلام مقدس کے بے شمار حوالہ جات جمع کرتے ہیں اور انہیں اپنے دعویٰ کردہ نظریات کے گرد بطور ثبوت ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ گزشتہ پچاس برسوں میں یہ بار بار کیا جاتا رہا ہے۔ اور اگرچہ کلام مقدس خدا کا کلام ہے اور اس کا احترام واجب ہے، لیکن اس کا ایسا اطلاق جو خدا کی قائم کردہ اُس بنیاد کے کسی ایک ستون کو بھی جسے پچاس برس سے سنبھال رکھا گیا ہے—ہلا دے، ایک بڑی غلطی ہے۔ جو شخص ایسا اطلاق کرتا ہے وہ روح القدس کی اُس عجیب الشان کارگزاری سے واقف نہیں جس نے خدا کے لوگوں کے پاس آنے والے سابقہ پیغامات کو قوت اور تاثیر عطا کی۔

ایڈلر G کے دلائل قابل اعتماد نہیں ہیں۔ اگر انہیں قبول کر لیا جائے، تو وہ خدا کے لوگوں کے اس سچائی پر ایمان کو تباہ کر دیں گے جس نے ہمیں وہ بنایا ہے جو ہم ہیں۔

اس معاملے میں ہمیں قطعی موقف اختیار کرنا چاہیے؛ کیونکہ وہ نکات جنہیں وہ کلام مقدس سے ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے، درست نہیں ہیں۔ وہ اس بات کو ثابت نہیں کرتے کہ خدا کے لوگوں کا سابقہ تجربہ غلط تھا۔ ہمارے پاس سچائی تھی؛ ہماری رہنمائی خدا کے فرشتوں کے ذریعے ہوئی۔ مقدس کے مسئلے کی پیشکش روح القدس کی رہنمائی ہی میں دی گئی تھی۔ دانشمندی اسی میں ہے کہ ہر شخص ہمارے ایمان کی ان خصوصیات کے بارے میں خاموش رہے جن میں اُس کا کوئی حصہ نہ تھا۔ خدا کبھی اپنے آپ کی مخالفت نہیں کرتا۔ جو بات سچ نہ ہو، اگر اسے ثابت کرنے کے لیے کلام مقدس کے دلائل کو زبردستی استعمال کیا جائے تو یہ اُن کا غلط استعمال ہے۔ ایک کے بعد دوسرا اٹھ گا، نام نہاد بڑی روشنی لائے گا، اور اپنے دعوے پیش کرے گا۔ لیکن ہم قدیم سنگ میلوں پر قائم ہیں۔ [1 یوحنا 1:1-10 اقتباس کیا گیا۔]

مجھے یہ کہنے کی ہدایت کی گئی ہے کہ ہم ان الفاظ کو اس وقت کے لیے حسب ضرورت استعمال کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ وقت آ گیا ہے جب گناہ کو اس کے صحیح نام سے پکارا جانا چاہیے۔ ہمارے کام میں ہمیں ایسے لوگ رکاوٹ ڈالتے ہیں جو توبہ یافتہ نہیں ہیں، جو اپنی ہی بڑائی کے خواہاں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ انہیں نئے نظریات کے موجد سمجھا جائے، جنہیں وہ اس دعوے کے ساتھ پیش کرتے ہیں کہ یہ سچ ہیں۔ لیکن اگر ان نظریات کو قبول کر لیا جائے تو یہ اس سچائی کے انکار تک لے جائیں گے جو گزشتہ پچاس برسوں سے خدا اپنے لوگوں کو عطا کرتا آیا ہے، اور جسے اس نے روح القدس کے مظاہرے کے ذریعے ثابت کیا ہے۔ منتخب پیغامات، کتاب اول، صفحہ 161۔